جہات

مدیر مسئول

حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ یوم نحر (۱۰۔ذی الحجہ) کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا: "آپؐ نے دریافت فرمایا یہ کونسا مہینہ ہے؟" ہم نے عرض کیا: "اللہ اور اس کے رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔" (یہ صحابہ کرامؓ کی عادت تھی کہ اس طرح کی بات جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم دریافت فرماتے تو وہ جانتے ہوئے بھی کہہ دیتے کہ اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں)۔ پھر آپؐ چپ ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ شاید آپؐ ذوالحجہ کے مہینے کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے۔ تب آپؐ نے ارشاد فرمایا: "کیا یہ ذوالحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟" ہم نے کہا: "جی ہاں"۔ پھر آپؐ نے دریافت فرمایا: "یہ کونسا شہر ہے؟" ہم نے عرض کیا: "اللہ اور اس کے رسولؐ بہتر جانتے ہیں"۔ پھر آپؐ چپ ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپؐ شاید اس شہر کا کوئی دوسرا نام بتائیں گے۔ تب آپؐ نے ارشاد فرمایا: "کیا یہ بلدۃ الامین نہیں ہے؟" ہم نے کہا: "جی ہاں"۔ تب آپؐ نے دریافت فرمایا کہ "یہ کونسا دن ہے؟" ہم نے کہا: "اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں"۔ پھر آپؐ چپ ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ شاید عنقریب آپؐ اس کا کوئی دوسرا نام رکھیں گے۔ تب آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ "کیا یہ

یومِ نحر نہیں ہے ؟" ہم نے کہا: "جی ہاں"۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: "بے شک تمہاری جان اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو تمہارے اوپر حرام ہے آج کے دن کی حرمت کی طرح تمہارے اس شہر کی حرمت کی طرح تمہارے اس مہینے کی حرمت کی طرح۔ عنقریب تم اپنے ربّ سے ملو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔ لوگو! کان کھول کر سُن لو۔ میرے بعد گمراہ مت ہو جانا کہ تم میں سے بعض لوگ بعض لوگوں کی گردنیں مارنے لگیں۔ لوگو! کیا میں نے تبلیغ کا فریضہ ادا کر دیا؟" سب نے یک زبان ہو کر کہا: "جی ہاں"۔ تب آپؐ نے ارشاد فرمایا: "اے میرے اللہ! تُو گواہ ہو جا"۔ پھر آپؐ نے فرمایا: "جو لوگ یہاں موجود ہیں میرا یہ پیغام اُن لوگوں تک پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں کیونکہ اکثر وہ لوگ جن تک پیغام پہنچایا جاتا ہے پیغام سُننے والوں سے زیادہ اس پیغام کے محافظ ہوتے ہیں"۔ (متفق علیہ)

آج ہمارا ملک پاکستان جو برِصغیر کے لاکھوں اور کروڑوں مسلمانوں کی جانی و مالی قربانیوں کے بعد قائم ہوا تھا، جن حالات سے دوچار ہے ان میں مذکورہ بالا حدیث پر غور کرنا اشد ضروری ہے۔ پاکستان کا کونسا ایسا شہر ہے جہاں فتنہ و فساد کی آگ سُلگ نہیں رہی ہے۔ قبائے ملّت تار تار ہے اور چادرِ اخوت و اتحاد پارہ پارہ۔ خطبۂ حجۃ الوداع کے موقع پر حضورؐ کا یہ ارشاد کہ میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا اور ایک روایت کے مطابق "میرے بعد کافر نہ ہو جانا" کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی گردن مارنے لگے۔ آپس کا کشت و خون نگاہِ نبوّت میں کفر و ضلال ہے۔ آج ہمیں چاہیے کہ اس ارشادِ گرامی کے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھیں اور اپنے بارے میں خود فیصلہ کریں کہ ہم کدھر جا رہے ہیں۔

صورت حال یہ ہے کہ ہمارا ازلی دشمن جس نے آج تک قیامِ پاکستان کو تسلیم نہیں کیا ہے پوری جنگی تیاریوں کے ساتھ ملک کے مشرق میں ڈیرہ لگائے گھات میں بیٹھا ہے کہ موقع

ملے تو وہی کھیل کھیلے جو اس سے پہلے وہ مشرقی پاکستان میں کامیابی کے ساتھ کھیل چکا ہے۔ اور مغرب میں ایک سپر طاقت مغربی سرحدوں کے قریب آکر بیٹھی ہوئی ہے۔ تخریب کاری فضائی حدود کی خلاف ورزی اور سرحدی علاقوں پر گولہ باری اور بمباری روزانہ کا معمول بن چکی ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں شاید اتنا خطرناک وقت کبھی نہیں آیا تھا۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ ایسے نازک لمحات میں پوری قوم تمام اختلافات اور افتراقات کو مٹا کر دشمن کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح کھڑی ہو جاتی لیکن ہمارا حال یہ ہے کہ غیر ملکی ایجنٹ سندھ میں علی الاعلان علیحدگی پسندی کا پرچار کر رہے ہیں۔ کراچی اور حیدرآباد میں کھلم کھلا مہاجر اور سندھی طبقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کا مسلح تصادم ہو رہا ہے۔ سینکڑوں زخمی اور بیسیوں آدمی ہلاک ہو چکے ہیں۔ صوبہ سرحد تخریب کاری کی زد میں ہے۔ ایک معمولی سے واقعے پر کوئٹہ میں خونی تصادم ہوا اور متعدد افراد ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ نوبت کرفیو تک پہنچی۔ محرم الحرام کے موقع پر لاہور میں فرقہ وارانہ تصادم ہوا اور بہت سے بے گناہ ہلاک یا زخمی ہوئے۔ اختلافات ہوتے ہیں اور جمہوری ممالک میں اختلافات کا ہونا ناگزیر ہے۔ لیکن جب اختلافات عداوت وعناد کی شکل اختیار کر لیں اور ایک اسلامی مملکت کی سڑکیں مسلمانوں کے خون سے سیراب ہونے لگیں۔ مسلمان، مسلمان کا گلا کاٹنے لگیں تو ارشاد نبوی کی روشنی میں ہمیں چاہیے کہ اپنے دلوں کو ٹٹولیں۔ کہیں واقعتاً تو ہم کفر کی طرف لوٹ نہیں رہے ہیں؟ یہ کہاں کا شیوۂ ایمانی ہے کہ مسلمان، مسلمان کے خون کا پیاسا ہو۔ اور یہ کیسی سیاست ہے کہ قومی املاک تباہ کی جا رہی ہیں۔ اسلامی مملکت تو اپنی آغوش میں بسنے والے غیر مسلموں تک کو تحفظ فراہم کرتی ہے۔ ہماری اسلامی مملکت کیسی ہے جس میں مسلمان کی جان مسلمان کے ہاتھ سے، مسلمان کا مال مسلمان کے ہاتھ سے اور مسلمان کی آبرو مسلمان کے ہاتھ سے محفوظ نہیں ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ہم کسی غیر ملکی سازش کا شکار ہو رہے

ہیں؟ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ہم خود اپنے اعمال کے ذریعے عذابِ خداوندی کو دعوت دے رہے ہیں؟ یہ آتش زنی، یہ لوٹ مار، یہ قتل و غارت گری ہمیں کس طرف لے جا رہی ہے سنجیدگی سے اس صورت حال پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ قرآن نے کہا تھا:

وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝

(سورۂ آل عمران: ۱۰۳)

ترجمہ: اور تم دوزخ کے گڑھے کے کنارے پر تھے۔ سو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے احکام کھول کر سناتا رہتا ہے تاکہ تم راہ یاب رہو۔

کیا آج ہم پھر دوزخ کے گڑھے کے کنارے نہیں کھڑے ہیں؟ سوچیے اور غور کیجیے کہیں اس کا جواب اثبات میں نہ ہو۔

ہمیں تو ایسا لگتا ہے کہ ہم رجعتِ قہقری کر رہے ہیں اور پھر آگ کے گڑھے کے کنارے کھڑے ہیں۔ ترقی ملوں اور کارخانوں کا نام نہیں ہے نہ پُرتعیش مکانات اور سر بفلک عمارتوں کا نام ہے۔ قومی و ملّی اقدار اگر فروغ نہ پائیں۔ باہمی مودت و محبت، اخوت و بھائی چارہ کے جذبات اگر پروان نہ چڑھیں تو کسی ترقی کو ترقی نہیں کہا جا سکتا۔ ہم اس وقت دوراہے پر کھڑے ہیں۔ ایک طرف سربلندی و سُرخروئی ہے اور دوسری طرف ابدی ہلاکت و تباہی۔

اگر ہم نے ہوش کے ناخن نہ لیے اور اپنے باہمی اختلافات کو فراموش کر کے ہیئتِ ملّی کو مستحکم نہ کیا تو:

ع تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

ضرورت اس بات کی ہے کہ ملک کے محبِ وطن اور اسلام دوست عناصر سر جوڑ کر بیٹھیں، خلاق

جماعتی، گروہی، فرقہ وارانہ، علاقائی اور صوبائی مفادات سے بلند ہو کر ملت کے استحکام، ملکی سالمیت اور اسلامی تشخص کے جذبات ابھارنے کی سبیل پیدا کریں کیونکہ کوئی قوم اور کوئی ملت باہمی یگانگت کے سوا باقی رہ سکتی ہے نہ پھل پھول سکتی ہے۔ یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ پاکستانی قوم نہ پیچھے ہٹ کر مشرق کی طرف جا سکتی ہے نہ آگے بڑھ کر مغرب کی طرف۔ اس کے شمال میں سر بفلک پہاڑ ہیں اور جنوب میں بحرِ عرب۔ اسے یہیں رہنا بسنا اور مرنا جینا ہے۔ یہ اسلام کا قلعہ ہے۔ دشمنوں کے نرغے میں ہے۔ اس کے استحکام پر اس وقت عالمِ اسلام کا استحکام مبنی ہے شاید اسی لیے تمام طاغوتی طاقتیں اس کو ملیامیٹ کر دینے کے خواب دیکھ رہی ہیں۔ (العیاذ باللہ) ان تمام مسائل کا واحد علاج یہی ہے کہ پوری قوم متحد ہو جائے، بالکل اسی طرح جس طرح تحریکِ پاکستان کے وقت متحد ہوئی تھی۔ ہمارا ملی تشخص قیدِ زمان و مکان اور تنگنائے فرقہ و زبان سے ماوراء ہے۔ ہمیں اسی سے وابستہ رہنا چاہیے اور یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیے کہ ہمیں ایک نہ ایک دن اس رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو منہ دکھانا ہے جس نے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرامؓ کی موجودگی میں حجۃ الوداع کے موقع پر جاہلی رسوم، نسلی، لونی، جغرافیائی اور عربی و عجمی افتراقات کو اپنے پاؤں تلے روندا تھا۔ اور امتِ واحدہ بن کر رہنے کی وصیت فرمائی تھی۔ انہیںؐ کا راستہ ہدایت کا راستہ ہے۔ اور انہیںؐ کا پیغام فلاح و کامرانی کا پیغام ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں حوصلہ بخشے کہ ہم تمام ملک دشمن عناصر کے بُنے ہوئے جال کو اپنے عزمِ راسخ سے تارِ عنکبوت کی طرح بکھیر کر رکھ دیں اور صحیح معنوں میں اس ملک کو اسلام کا قلعہ اور حقیقی، فلاحی، اسلامی ریاست بنائیں۔ آمین۔

سید محمد متین ہاشمی